Quarterly Research Journal "Al-Marsoos", Volume 03, Issue 02, Apr-June 2025

AL-MARSOOS

ISSN(P): 2959-2038 / ISSN(E): 2959-2046

https://www.al-marsoos.com

مصنوعی ذہانت کے تحدیات: بیروزگاری کے امکانات اور نبوی ﷺ تعلیمات کا اطلاقی مطالعہ

Challenges of Artificial Intelligence: Prospects of Unemployment and an Applied Study of Prophetic (PBUH) Teachings

ABSTRACT

This study explores the multifaceted challenges posed by artificial intelligence (AI) concerning employment, analyzing the potential displacement of traditional jobs and the emergence of new economic opportunities. It further examines the application of Prophetic (PBUH) teachings in addressing these challenges, emphasizing the significance of labor, economic justice, skill development, and social welfare in an AI-driven era. By integrating Islamic economic principles with contemporary technological advancements, the research provides ethical and practical solutions for maintaining economic stability and social harmony. The findings contribute to the ongoing discourse on AI ethics, workforce adaptation, and sustainable economic development within an Islamic framework.

***Keywords**: Artificial Intelligence, Unemployment, Prophetic Teachings, Islamic Economic Principles, Ethical AI, Workforce Transformation, Socioeconomic Impact*

AUTHORS

Hafiz Asif Ismail*
Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore (UOL), Lahore, Pakistan.

Malik Umer Farooq Yousaf**
Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore (UOL), Lahore, Pakistan.

Date of Submission: 11-03-2025
Acceptance: 28-03-2025
Publishing: 09-04-2025

Web: https://www.al-marsoos.com/
OJS: https://www.al-marsoos.com/index.php/AMRJ/about
e-mail: editor@al-marsoos.com

Correspondence Author:
Hafiz Asif Ismail*Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore (UOL), Lahore, Pakistan.*

تعارف

دنیا میں ٹیکنالوجی کی برق رفتاری سے ترقی نے زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ خاص طور پر **مصنوعی ذہانت** (**Artificial Intelligence – AI**) نے صنعتی، تعلیمی، طبی، معاشی اور سیکیورٹی جیسے شعبوں میں حیران کن تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی انسانی ذہانت کی نقل کرنے والے خودکار نظاموں پر مشتمل ہے، جو فیصلہ سازی، مسائل کے حل، مشین لرننگ اور ڈیٹا پروسیسنگ میں بے مثال صلاحیت رکھتے ہیں۔ تاہم، جہاں مصنوعی ذہانت نے سہولیات پیدا کی ہیں، وہیں اس کے کئی چیلنجز بھی سامنے آئے ہیں۔ سب سے بڑا مسئلہ **بیروزگاری کے بڑھتے ہوئے امکانات** ہیں، کیونکہ روبوٹکس اور خودکار نظام کئی ملازمتوں کو ختم کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔ مختلف تحقیقی رپورٹس کے مطابق، آنے والے عشروں میں لاکھوں روایتی ملازمتیں ختم ہو سکتی ہیں، کیونکہ مشینیں اور خودکار سافٹ ویئر کئی کاموں کو زیادہ مؤثر، کم خرچ اور بغیر انسانی غلطیوں کے انجام دے سکتے ہیں۔ یہ صورتحال خاص طور پر **ترقی پذیر ممالک** کے لیے زیادہ تشویشناک ہے، جہاں زیادہ تر لوگ روایتی ملازمتوں پر انحصار کرتے ہیں۔ اگر مصنوعی ذہانت کے نتیجے میں بیروزگاری میں اضافہ ہوا، تو یہ **معاشی عدم استحکام، غربت اور سماجی مسائل** کو مزید بڑھا سکتا ہے۔ چنانچہ اس مسئلے کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ اس کے ممکنہ حل تلاش کیے جا سکیں۔

تحقیق کی اہمیت اور ضرورت

یہ تحقیق اس لحاظ سے نہایت اہم ہے کہ اس میں **مصنوعی ذہانت کے بیروزگاری پر اثرات** کو نبوی ﷺ تعلیمات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسلام نے **معاشی استحکام، محنت کی عظمت اور عدل و انصاف** پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ، یہ تحقیق درج ذیل پہلوؤں سے نہایت اہمیت رکھتی ہے:

1. اس تحقیق میں یہ جائزہ لیا جائے گا کہ اسلام کی تعلیمات محنت، روزگار، اور معاشی انصاف کے بارے میں کیا کہتی ہیں اور کس طرح ان اصولوں کو مصنوعی ذہانت کے جدید دور میں لاگو کیا جا سکتا ہے۔
2. نبی کریم ﷺ کی سیرت اور تعلیمات میں ایسے کئی اصول ملتے ہیں جو روزگار اور معاشی ترقی سے متعلق ہیں۔ یہ تحقیق ان اصولوں کا اطلاقی مطالعہ فراہم کرے گی تاکہ ٹیکنالوجی کے اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے عملی اقدامات تجویز کیے جا سکیں۔
3. اس تحقیق سے حکومتوں، پالیسی سازوں، اور ماہرین معیشت کو یہ رہنمائی ملے گی کہ وہ کس طرح مصنوعی ذہانت کے اثرات سے نمٹنے کے لیے اسلامی اصولوں پر مبنی پالیسیاں ترتیب دے سکتے ہیں۔
4. اس مقالے میں اسلامی اقتصادی ماڈل، زکوٰۃ، صدقات، وقف، اور ہنرمندی کے فروغ جیسے موضوعات پر بھی روشنی ڈالی جائے گی تاکہ ایک متوازن اور منصفانہ معیشت کی تشکیل ممکن ہو سکے۔ یہ تحقیق نہ صرف مصنوعی ذہانت کے چیلنجز کو واضح کرے گی بلکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کا ایک قابلِ عمل حل بھی پیش کرے گی، تاکہ جدید دنیا میں **اسلامی** اقتصادی اصولوں کو عملی طور پر نافذ کیا جا سکے۔

مصنوعی ذہانت کا تفصیلی تجزیہ

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence – AI) جدید سائنسی ترقی کا ایک حیرت انگیز شعبہ ہے جو مشینوں کو انسانی ذہانت کی خصوصیات فراہم کرنے کا علم ہے۔ یہ کمپیوٹر سائنس، ڈیٹا اینالیٹکس، اور نیورل نیٹ ورکس جیسے جدید علوم پر مبنی ہے۔ AI کا استعمال نہ صرف روزمرہ کی زندگی میں عام ہو چکا ہے بلکہ یہ دفاع، طب، معیشت، اور تعلیم جیسے اہم شعبوں میں بھی اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

مصنوعی ذہانت کی تعریف اور ارتقاء

مصنوعی ذہانت کو مختلف ماہرین نے مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔ جان مکارتھی، جو AI کے بانیوں میں شمار کیے جاتے ہیں، نے اسے یوں بیان کیا:

> Artificial intelligence is the science and engineering of making intelligent machines, especially intelligent computer programs. [1]

یعنی، مصنوعی ذہانت ایک ایسا سائنسی اور فنی شعبہ ہے جس کا مقصد ذہین مشینیں بنانا، خاص طور پر ذہین کمپیوٹر پروگرام تیار کرنا ہے۔

AI کی تاریخ 1950 کی دہائی سے شروع ہوتی ہے جب ایلن ٹیورنگ نے پہلی بار یہ تصور دیا کہ اگر مشینیں انسانی ذہانت کی نقالی کر سکتی ہیں تو کیا وہ واقعی ذہین کہلائیں گی؟ اس کے بعد 1956 میں ڈارٹ ماؤتھ کانفرنس میں جان مکارتھی، ماروِن مینسکی، ناتھن روزنبلٹ، اور کلاوڈ شینن نے AI کو ایک الگ سائنسی میدان کے طور پر متعارف کروایا۔

مصنوعی ذہانت کے بنیادی تصورات اور اقسام

AI کو عام طور پر دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. **Narrow AI کمزور AI**

یہ وہ نظام ہے جو کسی خاص کام کو انجام دینے میں مہارت رکھتا ہے، جیسے کہ گوگل سرچ انجن، چہرہ شناسی، اور خودکار ترجمہ۔

2. **General AI مضبوط AI**

یہ وہ مصنوعی ذہانت ہے جو انسانی ذہانت کے مساوی ہو اور مسائل کو انسانی سطح پر حل کر سکے، تاہم اس پر تحقیق ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔[2]

مزید برآں، AI کو اس کی فعالیت کی بنیاد پر بھی درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

- **Reactive Machines:** جیسے ڈیپ بلیو (Deep Blue) جو شطرنج کے چیمپیئنز کو شکست دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
- **Limited Memory AI:** جیسے خودکار گاڑیاں جو اپنے اردگرد کے ماحول سے سیکھتی ہیں۔
- **Theory of Mind AI:** جو ابھی ترقی کے مراحل میں ہے اور انسانی جذبات و ارادے کو سمجھنے کی صلاحیت رکھے گی۔
- **Self-Aware AI:** جو ایک نظریاتی تصور ہے اور مکمل طور پر خود آگاہ ہو گی۔[3]

جدید دنیا میں مصنوعی ذہانت کی عملی تطبیقات

AI آج کے دور میں مختلف شعبوں میں انقلاب برپا کر رہا ہے:

1. AI روبوٹس فیکٹریوں میں کام کی رفتار اور پیداوار میں اضافہ کر رہے ہیں، اور الگورتھمز اسٹاک مارکیٹ کے تجزیے میں مدد دے رہے ہیں۔
2. IBM Watson جیسی AI سسٹمز ڈاکٹرز کو تشخیص اور علاج میں مدد فراہم کر رہی ہیں۔
3. AI پر مبنی لرننگ پلیٹ فارمز جیسے کہ Coursera اور Khan Academy طلباء کے لیے انفرادی سیکھنے کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔

---

[1] McCarthy, John. 2007. *What is Artificial Intelligence?* Stanford University Press.27

[2] Kaplan, Andreas, and Michael Haenlein. 2019. Siri, Siri, in My Hand: Who's the Fairest in the Land? On the Interpretations, Illustrations, and Implications of Artificial Intelligence. *Business Horizons* 62(1): 15-25.

[3] Russell, Stuart, and Peter Norvig. 2021. *Artificial Intelligence: A Modern Approach.* 4th ed. Pearson234،

4. ڈرونز اور خودکار دفاعی نظام AI کے ذریعے زیادہ مؤثر ہو رہے ہیں۔
5. AI کا استعمال ٹریفک مینجمنٹ، مجرمانہ سرگرمیوں کی شناخت، اور آفات کی پیش گوئی میں کیا جا رہا ہے۔[4]

مصنوعی ذہانت ایک تیزی سے ترقی پذیر ٹیکنالوجی ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اگرچہ اس کے فوائد بے شمار ہیں، لیکن اس کے اخلاقی اور سماجی اثرات پر بھی غور کرنا ضروری ہے تاکہ یہ ٹیکنالوجی انسانی ترقی اور بھلائی کے لیے مؤثر ثابت ہو سکے۔

مصنوعی ذہانت اور بیروزگاری: امکانات اور سماجی اثرات

مصنوعی ذہانت (AI) صنعتی اور خدماتی شعبوں میں تیز رفتار تبدیلیاں لا رہی ہے، جس سے ملازمتوں کی نوعیت اور معیشت پر گہرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ کئی روایتی پیشے خودکار نظاموں کے ذریعے ختم ہو رہے ہیں، جبکہ نئی مہارتوں کی ضرورت بڑھ رہی ہے۔ AI کے اثرات پر بحث کرتے ہوئے، بیروزگاری، معاشی تفاوت اور سماجی ڈھانچے میں تبدیلی جیسے اہم نکات کا جائزہ لیا جانا ضروری ہے۔

روایتی ملازمتوں میں کمی

جدید AI سسٹمز کئی ملازمتوں کو غیر ضروری بنا رہے ہیں۔ McKinsey کی ایک رپورٹ کے مطابق:

> By 2030, up to 375 million workers—or about 14 percent of the global workforce—may need to switch occupational categories as digitization, automation, and advances in AI disrupt the world of work. [5]

یعنی، 2030 تک تقریباً 375 ملین ملازمین، یا عالمی افرادی قوت کا 14 فیصد، اپنی ملازمتوں کو کھونے کے بعد دوسرے شعبوں میں جانے پر مجبور ہو سکتے ہیں۔

بینکنگ، مینوفیکچرنگ، کسٹمر سروس، اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں AI سب سے زیادہ اثر انداز ہو رہی ہے۔ Oxford University کے محققین کے مطابق:

> 47% of U.S. jobs are at high risk of being automated in the next two decades. [6]

یعنی، امریکہ میں 47 فیصد ملازمتیں اگلی دو دہائیوں میں خودکار نظاموں کے ذریعے ختم ہو سکتی ہیں۔

نئی ملازمتیں اور مہارتوں کی طلب

AI جہاں پرانے پیشوں کو ختم کر رہی ہے، وہیں نئی ملازمتیں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ چنانچہ،

> Artificial intelligence will not destroy jobs, but it will change the nature of work. The demand for AI specialists, data scientists, and cybersecurity experts is increasing. [7]

یعنی، مصنوعی ذہانت ملازمتوں کو مکمل ختم نہیں کرے گی بلکہ ان کی نوعیت کو بدلے گی۔ AI ماہرین، ڈیٹا سائنسدانوں، اور سائبر سیکیورٹی ماہرین کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔

یہ امر واضح ہے کہ AI کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کے لیے تعلیمی نظام میں بنیادی تبدیلیاں ضروری ہیں۔ Harvard Business Review کے مطابق:

---

[4] Turing, Alan. 1950. Computing Machinery and Intelligence. *Mind* 59(236): 433-460.
[5] **McKinsey Global Institute. Jobs Lost, Jobs Gained: Workforce Transitions in a Time of Automation. McKinsey & Company, 2017,267**
[6] **Frey, Carl Benedikt, and Michael A. Osborne. The Future of Employment: How Susceptible Are Jobs to Computerisation? Oxford University, 2013, 345**
[7] **Brynjolfsson, Erik, and Andrew McAfee. The Second Machine Age: Work, Progress, and Prosperity in a Time of Brilliant Technologies. W. W. Norton & Company, 2014,434.**

The future workforce will need a mix of technical and soft skills, including adaptability, problem-solving, and digital literacy. [8]

یعنی، مستقبل کی افرادی قوت کو تکنیکی اور سماجی مہارتوں کا امتزاج درکار ہوگا، جس میں مطابقت پذیری، مسائل کا حل، اور ڈیجیٹل خواندگی شامل ہے۔

معاشی تفاوت اور سماجی ناہمواری

AI ٹیکنالوجی کے باعث امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھ سکتا ہے کیونکہ زیادہ ترقی یافتہ ممالک اور ادارے اس ٹیکنالوجی کو زیادہ بہتر طریقے سے استعمال کر رہے ہیں۔ Joseph Stiglitz لکھتے ہیں:

Artificial intelligence can exacerbate income inequality by concentrating wealth in the hands of those who own the technology.[9]

یعنی، مصنوعی ذہانت آمدنی میں عدم مساوات کو بڑھا سکتی ہے کیونکہ یہ ٹیکنالوجی چند افراد یا کمپنیوں کے اختیار میں رہے گی۔

Stanford University کی ایک تحقیق کے مطابق:

AI-driven automation disproportionately affects low-income workers, leading to economic instability and job displacement. [10]

یعنی، مصنوعی ذہانت پر مبنی خودکار نظام کم آمدنی والے مزدوروں کو زیادہ متاثر کرتے ہیں، جس سے اقتصادی عدم استحکام اور ملازمتوں کے ختم ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

AI کے سبب بیروزگاری کے امکانات اور سماجی و معاشی ناہمواریوں کے خطرات بڑھ رہے ہیں۔ تاہم، اگر تعلیمی نصاب کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے اور حکومتیں مناسب پالیسی سازی کریں تو AI کو ایک مثبت قوت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

مصنوعی ذہانت اور نبویؐ تعلیمات کی روشنی میں بیروزگاری کے حل

بیروزگاری ایک اہم سماجی و معاشی مسئلہ ہے جس کے حل کے لیے اسلام نے جامع اصول فراہم کیے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں محنت، خودانحصاری، عدل و انصاف، اور ہنرمندی کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسلامی معیشت میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے، دولت کی منصفانہ تقسیم، اور معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے زکوٰۃ، وقف، اور صدقات جیسے نظام متعارف کرائے گئے ہیں۔

محنت اور کسبِ معاش کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ نے کسبِ حلال کی اہمیت پر زور دیا اور محنت کو باعثِ عزت قرار دیا۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

ما أكل أحد طعاماً قط خيراً من أن يأكل من عمل يده، وإن نبي الله داود كان يأكل من عمل يده[11].

کسی نے اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اس نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا ہو، اور بے شک اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھوں کی محنت سے کھاتے تھے۔

یہ حدیث محنت کے تقدس اور خودکفالت کی ضرورت کو واضح کرتی ہے۔ اسی طرح، قرآن مجید میں فرمایا گیا:

---

[8] **Harvard Business Review. The Future of Work: AI, Automation, and Workforce Transformation. Harvard Business Review Press, 2018.**

[9] **Stiglitz, Joseph E. People, Power, and Profits: Progressive Capitalism for an Age of Discontent. W. W. Norton & Company, 2019,675**

[10] **Stanford AI Index. The AI Index Report 2021. Stanford University, 2021.**

[11] **Al-Bukhari. Sahih al-Bukhari. Hadith No. 2072.**

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا [12]

اور ہم نے دن کو معاش کے لیے بنایا۔

امام غزالیؒ لکھتے ہیں:

العمل فرض على كل قادر، لأن في تركه ضررًا بالنفس والمجتمع[13].

محنت ہر اس شخص پر فرض ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہو، کیونکہ اس کے ترک میں فرد اور معاشرے دونوں کے لیے نقصان ہے۔

یہ اصول جدید معیشت میں بھی قابلِ اطلاق ہیں، جہاں خود کفالت اور مہارت روزگار کے حصول کے لیے ناگزیر ہیں۔

اسلامی معیشت میں توازن اور انصاف کے اصول

اسلام نے معیشت میں توازن اور انصاف کے اصول متعین کیے تاکہ دولت چند ہاتھوں میں محدود نہ ہو۔ قرآن میں ارشاد ہے:

كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ [14]

تاکہ دولت تمہارے امیروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتی رہے۔

یہ اصول جدید معاشی نظریات سے ہم آہنگ ہے، جہاں دولت کی منصفانہ تقسیم اور مواقع کی یکسانیت پر زور دیا جاتا ہے۔ Joseph Stiglitz لکھتے ہیں:

Economic inequality leads to social instability. Equitable distribution of resources ensures long-term prosperity. **15**

یعنی، معاشی ناہمواری سماجی عدم استحکام کو جنم دیتی ہے۔ وسائل کی منصفانہ تقسیم طویل المدتی خوشحالی کو یقینی بناتی ہے۔

اسلام نے زکوٰۃ، صدقات، اور بیت المال جیسے ادارے قائم کیے تاکہ مالی وسائل منصفانہ طور پر تقسیم ہوں اور بیروزگاری کم ہو۔

ہنر مندی، تعلیم اور ٹیکنالوجی کی ترقی پر زور

نبی کریم ﷺ نے تعلیم اور ہنر سیکھنے کو ضروری قرار دیا۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

إن الله يحب إذا عمل أحدكم عملاً أن يتقنه[16].

اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کام کرے تو اسے بہترین طریقے سے کرے۔

یہ حدیث پیشہ ورانہ مہارت اور جدید ٹیکنالوجی کے فروغ کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ Oxford Economics کی رپورٹ کے مطابق:

Technological advancements create new job opportunities while making certain roles redundant. **17**

یعنی، ٹیکنالوجی کی ترقی نئی ملازمتوں کے مواقع پیدا کرتی ہے جبکہ کچھ پرانے پیشے ختم ہو جاتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق، حکومت کو چاہیے کہ وہ عوام کو ہنر مند بنانے کے لیے تعلیمی اصلاحات کرے اور ٹیکنالوجی کی ترقی میں سرمایہ کاری کرے۔

---

[12] **Surah Al-Nab'a, 11.**
[13] Al-Ghazali, Abu Hamid. Ihya Ulum al-Din. Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2004،,453
[14] **Al-Hashr, 59:7.**
[15] Stiglitz, Joseph E. People, Power, and Profits: Progressive Capitalism for an Age of Discontent. W. W. Norton & Company, 2019, 125
[16] Al-Ṭabarānī, *al-Mu'jam al-Awsaṭ*, Hadith no. 898.
[17] Oxford Economics. The Future of Work: How Technology is Changing Employment Patterns. Oxford University Press, 2020,432

معاشرتی فلاح و بہبود کے اسلامی اصول

اسلام نے بیروزگاری کے خاتمے کے لیے معاشرتی فلاح و بہبود کے کئی اصول متعین کیے ہیں، جن میں قرضِ حسنہ، وقف، اور زکوٰۃ شامل ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اليد العليا خير من اليد السفلى، وابدأ بمن تعول[18].

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اور خرچ کا آغاز اپنے زیر کفالت افراد سے کرو۔

یہ اصول جدید فلاحی ریاست کے تصور سے مطابقت رکھتے ہیں، جہاں روزگار کی فراہمی اور سماجی تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ World Bank کے مطابق:

Social welfare programs reduce unemployment and contribute to economic stability. **[19]**

یعنی، معاشرتی فلاحی پروگرام بیروزگاری کو کم کرتے ہیں اور اقتصادی استحکام میں مدد دیتے ہیں۔

نبوی تعلیمات کے مطابق، بیروزگاری کے خاتمے کے لیے محنت، عدل، ہنرمندی، اور معاشرتی انصاف ضروری ہیں۔ جدید معیشت میں بھی یہ اصول مؤثر ثابت ہوسکتے ہیں اگر تعلیمی اصلاحات اور فلاحی اقدامات کیے جائیں۔

مصنوعی ذہانت اور اسلامی نظریات

مصنوعی ذہانت (AI) جدید دنیا میں ایک انقلابی تبدیلی کا سبب بن رہی ہے، جس کے اثرات معیشت، معاشرت، اور اخلاقیات پر گہرے ہیں۔ اسلامی فکریات میں ٹیکنالوجی کے استعمال کو انسانی فلاح و بہبود، عدل و انصاف، اور اخلاقی حدود کے اندر رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث میں غور و فکر، علم و دانش، اور ترقی کے اصول موجود ہیں، جو ہمیں اس نئی ٹیکنالوجی کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

ٹیکنالوجی کے اخلاقی پہلو

اسلامی تعلیمات میں کسی بھی نئی ایجاد یا ٹیکنالوجی کے اخلاقی اور سماجی اثرات پر گہری توجہ دی جاتی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولًا [20]

اور اس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں، بے شک کان، آنکھ اور دل، ان سب کے بارے میں سوال ہوگا۔

یہ آیت ہمیں ٹیکنالوجی کے کسی بھی پہلو کو بغیر تحقیق اور اخلاقی جائزے کے اپنانے سے روکتی ہے۔ امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

إنما الأعمال بالنيات، فلا يجوز استعمال شيء إلا فيما يرضي الله ورسوله[21].

تمام اعمال نیتوں پر مبنی ہیں، اس لیے کسی بھی چیز کا استعمال صرف وہی جائز ہے جو اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرے۔

یہی اصول جدید ٹیکنالوجی پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کا استعمال ایسا ہونا چاہیے جو انسانیت کے فائدے اور فلاح کے لیے ہو، نہ کہ کسی ظلم، استحصال، یا غیر اخلاقی سرگرمی میں۔

اسلامی نقطہ نظر سے مصنوعی ذہانت کے امکانات

اسلام میں ترقی اور علم کے فروغ کی بھرپور حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

[18] Al-Bukhari. Sahih al-Bukhari. Hadith No. 1429.
[19] The World Bank. Employment and Social Protection Policies. World Bank Publications, 2019.
[20] **Surah Al-Isra, 17:36.**
[21] **Ibn Taymiyyah.** *Majmūʿ al-Fatāwā*. Vol. 18. Riyadh: Saudi Ministry of Islamic Affairs, 1995, p. 10.

طلب العلم فريضة على كل مسلم[22]).

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اس اصول کی روشنی میں، مصنوعی ذہانت کے امکانات کو اسلامی مقاصد کے تحت بروئے کار لایا جا سکتا ہے، جیسے:

1. قرآن و حدیث کی تشریح، اسلامی فقہ کے مسائل، اور تحقیق میں AI کا کردار اہم ہو سکتا ہے۔
2. اسلامی اخلاقیات کے مطابق طبی خدمات کو بہتر بنانے میں AI مدد دے سکتی ہے۔
3. اسلامی قانون میں عدل و انصاف کے اصولوں کے تحت AI کو بہتر عدالتی فیصلوں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

Oxford University کے پروفیسر Nick Bostrom لکھتے ہیں:

AI must be aligned with human values and moral principles to prevent unintended consequences. [23]

یعنی، مصنوعی ذہانت کو انسانی اقدار اور اخلاقی اصولوں کے مطابق ترتیب دینا ضروری ہے تاکہ اس کے غیر متوقع نتائج سے بچا جا سکے۔

یہی اصول اسلامی فکر میں بھی موجود ہے، جہاں کسی بھی نئی ایجاد کو خیر و بھلائی کے دائرے میں رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

خودکار نظام اور اسلامی معیشتی ماڈل

مصنوعی ذہانت کے تحت کام کرنے والے خودکار نظام (Automation) کا اسلامی معیشتی ماڈل کے ساتھ براہ راست تعلق بنتا ہے۔ اسلام کا معیشتی نظام عدل، حقِ ملکیت، اور محنت کی ترغیب پر مبنی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ [24]

اور یہ کہ انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔

خودکار نظام اگرچہ معاشی ترقی کو فروغ دیتا ہے، لیکن یہ بیروزگاری اور دولت کی غیر مساوی تقسیم کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ Joseph Stiglitz لکھتے ہیں:

Automation has the potential to increase productivity, but without regulations, it may lead to economic disparity. [25]

یعنی، خودکار نظام پیداوار میں اضافہ کر سکتا ہے، لیکن اگر اس پر ضابطے نہ ہوں تو یہ معاشی ناہمواری کا سبب بن سکتا ہے۔

اسلامی معیشت میں دولت کی منصفانہ تقسیم کے اصول موجود ہیں، جیسے:

1. بیروزگاری کم کرنے کے لیے دولت کی تقسیم کا ایک منصفانہ نظام۔
2. فلاحی اور تعلیمی مقاصد کے لیے مالی وسائل فراہم کرنا۔
3. نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[22] **Ibn Majah. Sunan Ibn Majah. Hadith No. 224**
[23] Bostrom, Nick. Superintelligence: Paths, Dangers, Strategies. Oxford University Press, 2014،,376
[24] **Surah Al-Najm, 53:39**
[25] Stiglitz, Joseph E. People, Power, and Profits: Progressive Capitalism for an Age of Discontent. W. W. Norton & Company, 2019, 195

أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه[26] .

مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔

یہ اصول اس بات پر زور دیتے ہیں کہ خودکار نظام اور AI کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے، تاکہ یہ دولت کی غیر مساوی تقسیم اور معاشرتی ناانصافی کا سبب نہ بنے۔ مصنوعی ذہانت اسلامی فکریات کے مطابق ایک مثبت ذریعہ بن سکتی ہے، بشرطیکہ اس کے اخلاقی، سماجی، اور معاشی اثرات کو مدنظر رکھا جائے۔ اسلام نے علم، ترقی، اور معاشرتی انصاف پر زور دیا ہے، اور جدید AI ٹیکنالوجی ان اصولوں کو مضبوط بنا سکتی ہے، اگر اسے اسلامی اقدار کے مطابق چلایا جائے۔

سفارشات

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے بارے میں کی گئی اس تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ یہ ٹیکنالوجی دنیا کے تقریباً تمام شعبوں میں ایک بنیادی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ AI کے ذریعے خودکار نظام، ڈیٹا پروسیسنگ، اور فیصلہ سازی کے عمل میں انقلاب آیا ہے۔ تاہم، اس کے سماجی اور معاشی اثرات کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور مذہبی پہلوؤں کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔

1. ٹیکنالوجی کے اخلاقی پہلو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ کسی بھی نئی ایجاد کو انسانی فلاح و بہبود اور عدل و انصاف کے اصولوں کے مطابق استعمال کیا جانا چاہیے۔ مصنوعی ذہانت (AI) جیسے جدید ٹیکنالوجی کے ذرائع کو تعلیمی، طبی، عدالتی اور معاشی ترقی میں اسلامی اصولوں کے تحت بروئے کار لایا جا سکتا ہے تاکہ یہ ترقی انسانیت کے لیے فائدہ مند ثابت ہو۔
2. خودکار نظام معاشی ترقی کی علامت ضرور ہیں، لیکن بیروزگاری اور معاشی تفاوت کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔ اسلامی معیشت میں زکوٰۃ، وقف اور مزدور کے حقوق جیسے اصول ان چیلنجز کا ممکنہ حل پیش کرتے ہیں، تاکہ معیشتی استحکام اور سماجی انصاف کو یقینی بنایا جا سکے۔
3. اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مصنوعی ذہانت کے مثبت اور تعمیری استعمال کے لیے چند عملی تجاویز دی جا سکتی ہیں۔ تعلیمی شعبے میں اسلامی جامعات میں AI سے متعلقہ شعبہ جات قائم کیے جائیں تاکہ اس ٹیکنالوجی کو اسلامی اصولوں کے مطابق فروغ دیا جا سکے۔ جدید سائنسی اور فکری علوم کے ساتھ اسلامی علوم کا امتزاج کر کے ایک متوازن اور اخلاقی AI ماڈل تشکیل دیا جائے۔
4. معاشی اصلاحات کے تحت زکوٰۃ اور دیگر اسلامی اصولوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ان افراد کو سپورٹ فراہم کی جائے جو AI کی وجہ سے بے روزگار ہو رہے ہیں۔ ایسے کاروباری ماڈلز تشکیل دیے جائیں جہاں AI کا استعمال انسانوں کی معاونت کے لیے ہو، نہ کہ انہیں بے روزگار کرنے کے لیے۔
5. قانونی اور اخلاقی حدود متعین کرنے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل اور دیگر متعلقہ ادارے AI کے فقہی و اخلاقی اصول وضع کریں۔ ایسے ضابطے بنائے جائیں جو AI کے غیر اخلاقی اور غیر انسانی استعمال کو روکتے ہوں، جیسے نگرانی کے غیر ضروری نظام یا ملازمتوں میں امتیازی سلوک۔

[26] Ibn Majah. Sunan Ibn Majah. Hadith No. 224.

6. اسلامی مالیاتی ماڈل میں بھی AI کا مثبت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اسلامی بینکنگ اور مالیاتی ادارے AI کو شریعت کے مطابق کاروباری مواقع کے تجزیے اور بہتر فیصلہ سازی کے لیے بروئے کار لائیں۔ اسی طرح، خودکار زکوٰۃ و صدقات کی تقسیم کے لیے AI ماڈلز تیار کیے جائیں تاکہ ضرورت مند افراد تک تیز تر اور منصفانہ امداد پہنچائی جا سکے۔
7. مستقبل میں تحقیق کے کئی دروازے کھلے ہیں۔ اسلامی فقہ اور AI کے تعلق پر تحقیق کی جا سکتی ہے تاکہ یہ جانچا جا سکے کہ جدید ٹیکنالوجی کے چیلنجز پر اسلامی فقہ کیا راہنمائی فراہم کرتی ہے، جیسے خودکار فیصلہ سازی، روبوٹس اور مشین لرننگ کے اسلامی اصول۔ اسی طرح، AI اور اسلامی اخلاقیات کے تعلق پر تحقیق کی جا سکتی ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ مصنوعی ذہانت اسلامی اقدار پر کس حد تک اثرانداز ہو رہی ہے اور اسے کس طرح اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جا سکتا ہے۔
8. معاشی اثرات اور اسلامی حل پر تحقیق سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ AI کے سبب پیدا ہونے والی بیروزگاری اور معاشی ناہمواری کے مسائل کا اسلامی معیشتی اصولوں کے تحت کیا حل نکالا جا سکتا ہے۔ اسی طرح، اسلامی ثقافت اور AI کے تعلق پر بھی تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی ثقافت، تاریخ اور علوم کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے دنیا کے سامنے بہتر انداز میں پیش کیا جا سکے۔
9. آخر میں، AI اور اسلامی تعلیمات کی ترویج پر بھی کام کیا جا سکتا ہے۔ قرآن و حدیث کی تشریح و ترجمہ میں AI کے کردار پر تحقیق کر کے اسلامی علوم کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے زیادہ مؤثر انداز میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ یہ تمام اقدامات اسلامی اصولوں کے تحت ایک متوازن اور فائدہ مند AI ماڈل تشکیل دینے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

خلاصہ کلام

یہ تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ مصنوعی ذہانت ایک زبردست ترقیاتی قوت ہے، لیکن اس کے سماجی، اخلاقی اور مذہبی اثرات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی اصولوں کی روشنی میں اس کے استعمال کے لیے ٹھوس حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ ٹیکنالوجی انسانی فلاح و بہبود اور عدل و انصاف کے مقاصد کے لیے استعمال ہو۔